



مجلس البحوث الإسلامية
محدث فتویٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فلک شیر ولد محمد حنیف قوم کھل سکھ ملکہ حاجی تحصیل نکاتہ ضلع شیخوپورہ مورخہ 92-4-2 کو اپنی منکوحہ بیوی مقبول بیگم دختر عطا محمد قوم کھل سکھ ملکہ حاجی کو طلاق، طلاق، طلاق دے دیتا ہے اور اپنے بچے والدہ کو پرورش کھلنے دے دیتا ہے۔

(حالیہ! اس مسئلہ کے بارے میں بتائیں کہ مسماۃ مقبول بیگم زوجہ فلک شیر کو طلاق ہوگئی یا نہیں؟ جناب سے درخواست ہے کہ اس کا فتویٰ جاری کیا جائے (سائل: رائے فیہ احمد ولد رائے عطا محمد قوم کھل ساکن ملکہ حاجی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

بشرط صحت سوال صورت میں ہر ایک مکتب فکر کے نزدیک طلاق واقع ہو چکی ہے اس میں سنی، دیوبندی اور کسی اہل حدیث عالم دین اور مفتی کو قطعاً کوئی اختلاف نہیں کہ طلاق جب شریعت کے مطابق ہو تحریری ہو یا زبانی کلامی ہو۔ بیوی وصول کرے یا نہ کرے، تسلیم کرے یا نہ کرے طلاق بہر حال واقع ہو جاتی ہے۔

: احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ قویہ معتبرہ ملاحظہ فرمائیے

عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «إِنَّ اللَّهَ شَهِدَ أَنْتُمْ مَا حَدَّثْتُمْ بِهِ أَنْفُسَكُمْ، نَأْتُمُّ نَفْسَكُمْ أَوْ تَنْفَكُمْ» (1) صحيح البخاري: باب الطلاق في الغلال والبحره والبيان ج 794، 793 (1)

عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «إِنَّ اللَّهَ شَهِدَ أَنْتُمْ مَا حَدَّثْتُمْ بِهِ أَنْفُسَكُمْ، نَأْتُمُّ نَفْسَكُمْ أَوْ تَنْفَكُمْ» (2) صحيح مسلم: باب بيان ما تجاز الله عن حديث النفس ج 1 ص 78 (2)

ان دونوں احادیث صحیحہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دلوں کے خیالات اور وسوسوں کو نظر انداز کر رکھا ہے جب تک وہ زبان سے بول کر ان کو ادا نہ کرے یا ان عمل درآمد نہ کرے۔

اس حدیث نمبر 1 کے پہلے جملہ مالم تعمل اور حدیث نمبر 2 کے دوسرے جملہ و یعملوا اس حقیقت پر دلالت کر رہے ہیں کہ تحریری طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اسی طرح پہلی حدیث کا آخری جملہ او تنفکم اور دوسری حدیث کا پہلا جملہ صحیح بخاری کی پہلی حدیث کے پہلے جملہ مالم تعلم کی شرح میں دو ٹوک لکھتے ہیں۔ مالم یتکلموا اس بات پر صاف صاف دلالت کر رہے کہ زبانی کلامی طلاق بھی بلاشبہ واقع ہو جاتی ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن حجر عسقلانی

استدل به علی ان من كتب الطلاق طلق استدل به امراته لانه عدم بقلبه وعمل بكتابه و هو قول الجمهور۔ (1) کتاب فتح الباری شرح صحیح البخاری ج 9 ص 324 و طبع دیگر 375۔ تحفہ الاخوانی شرح الترمذی ج 2 ص 215 و نیل الاوطار ج 6 ص 276۔ طبع 245

یہ حدیث دلیل ہے کہ تحریری طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ جمہور علمائے امت کا یہی فتویٰ اور قول ہے۔ ان دونوں احادیث صحیحہ قویہ معتبرہ غیر معطلہ ولا شاذ سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ صورت مسودہ میں طلاق بلاشبہ واقع ہو چکی ہے اور اس میں کسی بھی مفتی کو ہرگز کوئی اختلاف نہیں۔ مزید سنئے

: مشہور سکالر السید محمد سابق مصری ارقام فرماتے ہیں

يقع الطلاق بكل ما يدل على إتمام العلاقة الزوجية سواء كان ذلك باللفظ أو بالكتابة إلى الزوجية أو بالإشارة من الآخر أو بإرسال الرسول وقال الشافعي الفاظ الطلاق الصريح ثلاثه الطلاق والفرق السراح وهي المذكورة في القرآن العظيم (2) فقه السيرة ج 2 ص 216، 217 طبع مصر

کہ ہر گفتگو یا تحریر جو علاقہ زوجیت کے انقطاع پر دلالت کرنے والی ہوگی اس کے استعمال سے طلاق پڑ جائے گی۔ خواہ زبانی کلامی ہی طلاق کا لفظ بولا جائے یا بیوی کے نام طلاق کی تحریر ہو یا طلاق کی مجلس میں گونگے شوہر کا اشارہ طلاق ہو یا بیوی کی طرف کا قاصد بھیجا جائے۔ ان چاروں طریقوں میں سے جو طریقہ بھی استعمال کیا جائے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

لہذا اس تحریر سے ثابت ہوا کہ طلاق تحریری ہو یا زبانی کلامی ہو بہر حال واقع ہو جاتی ہے۔ پس صورت مسودہ میں بالاتفاق اور بلاشبہ طلاق واقع ہو چکی ہے اور اگر عدت گزر چکی ہے تو نکاح ٹوٹ چکا ہے۔ یہ جواب بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے۔ مفتی کسی قانونی سقم اور عدالتی کارروائی کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

